نمبر ۱۲۶ | مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء یوم یکشنبہ | مطابق ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی کوششوں سے امسال ایف اے کی طالبات کے امتحان کا سنٹر بھی قادیان میں مقرر ہو گیا ہے۔ اور جس طرح گزشتہ سالوں سے امیدواران امتحان علوم مشرقیہ کا امتحان قادیان میں ہو رہا ہے۔ اسی طرح امسال ایف۔اے کی لڑکیاں بھی یہیں امتحان دے رہی ہیں۔ اس سال ایف۔اے کے امتحان میں آٹھ طالبات شریک ہوئی ہیں ؁

۱۹ اپریل بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ اور مولوی مہر الدین صاحب نے ذکر حبیب ؑ پر تقریریں کیں ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روح منہ سے حضرت مسیح کی فضیلت ظاہر نہیں ہوتی

(فرمودہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۳ء)

ایک فینی میں کسی ہندو نے ایک مضمون شائع کرایا۔ کہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کی نسبت روح اللہ کا لفظ آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ سب سے افضل ہیں۔ اس پر حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا۔ کہ "اللہ تعالےٰ کا حضرت مسیح کو روح منہ فرمانے سے اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ تا ان تمام اعتراضات کا جواب دیا جائے جو ان کی ولادت کے متعلق کیے جاتے ہیں۔ یاد رکھو۔ ولادت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ولادت تو وہ ہوتی ہے کہ اس میں روح الٰہی کا جلوہ ہوتا ہے اور ایک وہ ہوتی ہے کہ اس میں شیطانی حصہ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں بھی آیا ہے۔ کہ وشارکھم فی الاموال والاولاد۔ یہ شیطان کو خطاب ہے۔ غرض خدا تعالےٰ نے روح منہ فرما کر یہودیوں کے اس اعتراض کو رد کیا ہے۔ جو وہ نعوذ باللہ حضرت مسیح کی ولادت کو ناجائز ٹھیراتے تھے۔ روح منہ کہکر صاف کر دیا کہ ان کی ولادت پاک ہے ؁

یہودی تو ایسے بے باک اور دلیر تھے۔ کہ ان کے منہ پر بھی ان کی ولادت پر حملہ کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ اس میں بھی اسی کی تصدیق ہے۔ ورنہ تمام انبیاء اور صلحاء مس شیطان سے پاک ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ان کی صراحت اس واسطے کی ہے۔ کہ ان پر ایسے ایسے اعتراض ہوئے۔ اور کسی نبی پر چونکہ یہ اعتراض نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کے لئے صراحت کی ضرورت بھی نہ پڑی۔ دوسرے نبیوں یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

چھاؤنی جلال آباد کی از سر نو تعمیر

امان اللہ خان کے زمانہ میں جو شورش ہوئی۔ اس کے دوران میں شنواری اور خوگیانی قبائل نے چھاؤنی جلال آباد کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا۔ اب موجودہ فرماں روا کے حکم سے اس کی دوبارہ تعمیر ہو رہی ہے۔ ڈیڑھ ہزار سپاہی روزانہ کام کرتے ہیں جنہیں تنخواہ کے علاوہ ایک روپیہ یومیہ اجرت بھی دی جاتی ہے۔ لیکن شنواری اور خوگیانی قبائل سے تعلق رکھنے والے سپاہیوں کو یہ الاؤنس نہیں دیا جاتا۔

امیر فیصل کو انگلستان سے دعوت

معاصر "الاہرام" راوی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے جلالۃ الملک امیر فیصل کو سیاحتِ انگلستان کی دعوت دی ہے۔ جسے آپ نے منظور کر لیا ہے۔ اور عنقریب روانہ ہونے والے ہیں۔ آپ تین روز تک قصر بکنگھم میں ملک معظم کے مہمان رہیں گے اور اس کے بعد کسی بڑے ہوٹل میں قیام کریں گے۔ عراق کی خود مختاری کے بعد آپ کا یہ پہلا سفر ہے۔

"صراط المستقیم" کو تنبیہ

بغداد کے جریدہ "صراط المستقیم" نے چونکہ بعض ایسے مضامین شائع کئے۔ جن سے مختلف فرقوں کے درمیان مناقشت کا احتمال ہے۔ اس لئے پریس ایکٹ کی دفعہ ۱۲ کے رو سے اسے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کے مقالات شائع نہ کرے۔

مصر کے ایک لائق قانون دان کا قبول اسلام

جرجا کے مشہور قانون دان پروفیسر شاکر جرجیسی نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور اس کا نام "شاکر سلیمان الہدیٰ" رکھا گیا ہے۔ آپ عدالت عالیہ کے ایک مشہور قانون دان ہیں۔

عراق ریلوے کی آمد و خرچ

عراق ریلویز کے حسابات برائے ۱۹۳۲ء شائع کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کل آمدنی ۶۱۲۱۸۱۰ روپے ہوئی۔ اور اخراجات ۵۸۵۶۸۹ روپیہ۔ اور اس طرح اصل بچت کا اندازہ ۱۹۸۰۵۴ روپیہ سمجھا جاتا ہے۔

ایران میں روس کے خلاف ناراضگی

طہران کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ سوویٹ کے خلاف ایران میں جذبات نفرت انتہائی شدت اختیار کر چکے ہیں۔ سوداگروں نے ہر جگہ روسی مال کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ شاہ ایران کی خدمت میں ایک عرضداشت پیش کی ہے۔ کہ نئے معاہدہ کی ترتیب سے قبل اس تجارت کو کلی طور پر بند کر دیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ روس نے ایران سے جس قدر مال بروئے معاہدہ خریدنا تھا۔ اس کا صرف پچاس فیصدی خریدا ہے۔ روس کا تجارتی نمائندہ اصفہان آیا ہے۔ اور ایران تجارت سے گفت و شنید کر رہا ہے۔

وزیر مقبوضات کا دورہ فلسطین

لنڈن سے ۹- اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ سر فلپ کن لف فلسطین کے دورہ کے لئے آج مصر روانہ ہو گئے ہیں۔ چند روز کے لئے آپ بغداد میں بھی قیام کریں گے۔

انگلینڈ اور فلسطین کے درمیان ٹیلیفون

لنڈن سے ۹- اپریل کی خبر ہے۔ کہ کل سر فلپ کن لف نے انگلینڈ و فلسطین کے درمیان ٹیلیفون کا افتتاح کیا۔ اور ہائی کمشنر کے ساتھ بات چیت کی۔

مدینہ اور نجف کے درمیان نیا رستہ

حکومت عراق نے حج کے نئے رستہ کی تلاش کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا۔ جس نے نجف اور مدینہ کے درمیان "طریق زبیدہ" کا اکتشاف کیا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ اس رستہ سے یہ مسافت پچاس گھنٹوں میں طے ہو سکے گی۔ اور ایک سہولت یہ رہے گی۔ کہ اس رستہ میں ہر دس کیلومیٹر پر ایک کنواں موجود ہے۔

یورپ کی موتمر اسلامی

یورپ کی موتمر اسلامی کا ایک آئندہ اجلاس ماہ اگست میں بمقام جنیوا منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی تیاریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ دعوت نامے بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔

بحرین برطانی سیادت میں

شیخ عیسےٰ والئے بحرین کے انتقال پر اس کا لڑکا شیخ احمد حاکم بحرین منتخب ہوا ہے۔ جس نے برطانیہ کے ساتھ ایک جدید معاہدہ کر کے بحرین کو برطانی سیادت میں دے دیا ہے۔

یروشلم میں لارڈ ایلن بی کے خلاف مظاہرہ

یروشلم سے ۱۶- اپریل کی خبر ہے۔ کہ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے بلڈنگ کا افتتاح کرنے کے لئے لارڈ ایلن بی یہاں آئے ہیں اس تحریک کو فلسطین کے مسلمان عیسائیت کی تبلیغ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مسلمان عورتوں نے جو برقعے اوڑھے ہوئی تھیں۔ لارڈ موصوف کے خلاف مظاہرہ کیا۔ اور جلوس بنا کر مسجد میں گئیں۔ جہاں وائی ایم۔ سی۔ اے کے خلاف تقریریں کیں۔ عیسائیت کی تبلیغ کے خلاف اس رنگ میں مظاہرہ۔ اور وہ بھی عورتوں کی طرف سے مسلمانوں کی افسوسناک مذہبی حالت کا مظہر ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مردوں میں کچھ احساس ہی نہیں۔ کاش مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف ہوتے تو کسی عیسائی مشن کو ان میں تبلیغ عیسائیت کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ بلکہ خود مسلمان عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرتے۔

مصری علماء کو رعایت

مصری حکومت نے ریلوے افسروں کو حکم دیا ہے۔ کہ مذہبی علماء جب سفر کریں۔ تو ان سے مقررہ کرایہ کا نصف لیا جائے۔ دو ہزار علماء کے نام جنہیں یہ رعایت حاصل ہو گی۔ لکھے جا چکے ہیں۔

فلسطین میں یہودیوں کو داخلہ کی اجازت

۱۳ اپریل کو برٹش پارلیمنٹ میں سر جان سائمن نے اعلان کیا۔ کہ جرمنی کے یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ وہاں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے۔ اس سے برطانیہ میں عالمگیر بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے جرمنی کے ایک ہزار مزدور پیشہ یہودیوں کو نقل مکان کے سرٹیفکیٹ عطا کر دیئے ہیں۔ جو ۳۰ ستمبر تک کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ فی کس ایک ہزار پونڈ رکھنے والے دو صد یہودیوں کو بھی ایسے سرٹیفکیٹ دیئے گئے ہیں۔ دستکار اور صنعت و حرفت پیشہ لوگ اگر اس کی خواہش کریں گے۔ تو ان پر بھی غور کیا جائے گا۔

اہلِ مراکش کا فرانسیسی فوج پر حملہ

فری پریس راوی ہے۔ کہ مراکشی مسلمانوں کا لیڈر عبد الکریم اگرچہ جلا وطن ہے۔ لیکن اس کی تحریک زوروں پر ہے۔ اور وہ بغاوت کر رہے ہیں۔ ایک شب انہوں نے اچانک فرانسیسی فوج پر حملہ کر کے گیارہ بڑے فوجی افسر اور بہت سے سپاہی تہ تیغ کر دیئے۔ حکومت فرانس نے اب تک ان خبروں کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ مگر بالآخر یہ ظاہر ہو گئیں۔

ٹرکی کی آبادی میں اضافہ

محکمہ مردم شماری کی شائع کردہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی آبادی اس وقت ۱۳۷..... نفوس پر مشتمل ہے۔ گزشتہ مردم شماری جو ۱۹۲۷ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لیکر اب تک آبادی میں ۱۴ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔

افغانستان و ایران کی سرحد

کابل سے ۱۲ اپریل کی ایک خبر ہے۔ کہ جائنٹ ایرانی و افغانی سرحد کمیٹی نے جو آقا حبیب اللہ نائب وزیر خارجہ کی صدارت میں کام کر رہی تھی۔ تحقیقات ختم کر لی ہے۔ اور ہرات کے اس علاقہ پر جو ایران اور افغانستان کے درمیان ۵۰ برس سے متنازعہ فیہ ہے۔ اس کے متعلق دونوں حکومتوں کے اختلافات کو طے کر لیا ہے۔ اور اسے دونوں حکومتوں کو پیش کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

امریکہ میں شراب کی ممانعت کے قانون کی تنسیخ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان

ممانعت شراب کا قانون

سنہ ۲۰-۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے۔ کہ امریکہ کے مدبرین ملک کی اخلاقی اور مالی حالت کو تباہی سے ہمکنار ہوتے دیکھ کر شراب نوشی کے متعلق اپنے نقطہ نگاہ میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور ام الخبائث کے جن مضرات کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل نبی امی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جسے مغرب کے مادہ پرست خلاف تہذیب و تمدن حکم تصور کرتے تھے۔ ان کا اعتراف کریں۔ چنانچہ انہیں اپنے ملک کو طرح طرح کے فسادات اور خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اس سے بہتر کوئی صورت نظر نہ آئی۔ کہ شراب کے بارے میں اسلام کے امتناعی حکم کو اپنے ضابطہ آئین میں شامل کرلیں۔ چنانچہ ملک میں شراب کشید کرنے۔ اور اس کے استعمال کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔

الٹا اثر

یہ قانون تو پاس کر دیا گیا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد معلوم ہو گیا۔ کہ اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہو رہا۔ یعنی اہل امریکہ نے نہ صرف اس قانون کے مقصد کو پورا نہ ہونے دیا۔ بلکہ اس کی گرفت سے بچنے کے لئے حیلے تراش کر شراب نوشی کے علاوہ اور کئی قسم کے جرائم کا ارتکاب شروع کر دیا۔ اور اس طرح جرائم میں کمی اور تخفیف کی بجائے قانون امتناع بازی کا حیرت نفاذ امریکہ کے جرائم اور قانون شکنی کی وارداتوں میں معتدبہ اضافہ کا باعث بن گیا۔

ناجائز تجارت

امریکہ کی کثرت آبادی اس بات کی قائل نہ تھی۔ کہ شراب نوشی اخلاق اور صحت دونوں کے لئے مضر ہے۔ اور اس لئے وُہ اسے محض قانون کے دباؤ کی وجہ سے ترک کرنے کے لئے بھی تیار نہ تھی۔ اس پر لوگوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے سرمایہ داروں نے جن کے پیش نظر حصولِ زر سے زیادہ اہم چیز کوئی نہیں اور جو اس کی خاطر اپنے ملک و قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے کے لئے بھی باسانی آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خفیہ خفیہ شراب کی تجارت شروع کر دی۔ حکومت کی شدید اور کڑی نگرانی کے باوجود در پردہ ڈسٹلریاں اور شراب کشید کرنے کی بھٹیاں تیار کر لی گئیں۔ اس کے علاوہ غیر ملکوں سے بھی شراب درآمد کی جانے لگی۔

جرائم کی کثرت

چونکہ یہ تمام کاروبار خلاف قانون چلایا جا رہا تھا۔ اور لازماً اس کو چلانے والے وُہ لوگ تھے۔ جن کے دلوں میں قانون کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ اور جو قانون شکنیوں میں بے باک اور دلیر ہو چکے تھے۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ کاروبار کرنے والی مختلف پارٹیاں ایک دوسری کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایک دوسری کو لوٹنا شروع کر دیا۔ جس جگہ بھی شراب کے سٹور کا علم ہوتا۔ حملہ کر کے لوٹ لیا جاتا۔ جس شخص کا اس طرح نقصان ہوتا۔ وُہ پولیس میں رپورٹ بھی نہ کر سکتا۔ کیونکہ شراب رکھنے کا وُہ خود مجرم بنتا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ایسا شخص اپنے دشمن کو نقصان پہنچانے سے غافل نہیں ہو سکتا۔ وُہ اس مقصد کے لئے پیشہ ور مجرموں کی تلاش کرتا۔ تا اپنے مخالف سے انتقام لے سکے۔ اور حالت یہاں تک پہونچ گئی۔ کہ شراب کے بیوپاری ڈھونڈ ڈھونڈ کر عادی اور پیشہ ور مجرموں کی خدمات معقول معاوضے دے کر حاصل کرنے لگے۔ تا وُہ شراب کے سٹوروں کی حفاظت کر سکیں۔ اور ڈاکہ ڈالنے والوں کا مقابلہ کر سکیں۔ ایسے بدمعاشوں کو اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنے خلاف انسانیت فرائض کی ادائیگی کی ترغیب دی جاتی۔ اور اگر ان میں سے کوئی مارا جاتا۔ تو پولیس کو اس کی اطلاع تک نہ ہو سکتی۔ غیر ممالک سے بھی آزمودہ کار اور خوفناک بدمعاشوں کو بڑے بڑے معاوضے دے کر بلایا گیا۔ جب ایک سٹور پر حملہ کر کے شراب چرائی جاتی۔ تو حملہ آور پارٹی کے ممبر اور لیڈر چن چن کر قتل کر دیئے جاتے۔ اور اس طرح قتل و غارت گری کا حلقہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا گیا۔ چونکہ قتل کی یہ وارداتیں بڑے بڑے دولتمند اور صاحب رسوخ لوگوں کی شہ پر کی جاتیں۔ اور ان کو چھپانے کے لئے بھی وسیع انتظامات کئے جاتے اس لئے ان کا سُراغ نہ نکالا جا سکتا۔ بڑی بڑی اعلےٰ درجہ کی تیز رفتار موٹریں استعمال کی جاتیں۔ آتشیں اسلحہ استعمال میں لائے جاتے۔ اور ایسے انتظامات کے لئے ہزاروں ڈالر خرچ کر دیئے جاتے۔ بڑے بڑے شہر ان امور کی وجہ سے بد اخلاقیوں کے مرکز اور فحش کاریوں کے اڈے بن گئے۔ امن عامہ مخدوش ہو گیا۔ اور مدبرین امریکہ اس قانون کے ذریعہ جو مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وُہ پہلے سے بھی زیادہ ناممکن الحصول ہو گیا۔

قانون شکنوں کا اثر

شراب کے ایسے تاجروں کا اثر و رسوخ ملک میں بڑھنے لگا۔ اور آئینی انتخابات میں ان کی رائے زیادہ سے زیادہ وقیع نظر آنے لگی۔ حتےٰ کہ امیدوار اپنی کامیابی کے لئے ان کی خوشنودی ضروری خیال کرنے لگے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۲۶ء میں شکاگو کا میئر اسی شرط پر ووٹ حاصل کر کے کامیاب ہو سکا۔ کہ وُہ چیف آف پولیس کو جس کی سرگرمیاں ناجائز طور پر شراب کی تجارت کرنے والوں کے سدراہ تھیں۔ موقوف کر دیگا چنانچہ کامیابی کے بعد اس نے اپنے وعدے کو پورا بھی کیا۔ غرض ایسے لوگوں کا رسوخ ملک میں روز بروز کم ہونے کی بجائے زیادہ ہو گیا حتےٰ کہ موجودہ پریذیڈنٹ جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ویلٹ کی کامیابی ایسے ہی لوگوں کی امداد کی رہین منت، جو ٹمپرنس کے مخالف اور شراب نوشی پر کسی قسم کی پابندی گوارا کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے اس نے اس علاوہ سے زیادہ مؤثر ذریعہ کوئی نہ دیکھا۔ کہ وُہ قانون پاکبازی کو منسوخ کر کے شراب نوشی اور فروختگی کی عام اجازت دے دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ۹ اپریل کی نصف شب سے امریکہ میں شراب پر پابندیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ۱۴ سال کے بعد ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں کھلے بندوں شراب فروخت ہونا شروع ہو گئی۔

امریکن حکومت اور اس کے ساز و سامان

مدبرین امریکہ کا شراب کو اپنے ملک کے لئے اس قدر مضر خیال کرنا کہ اس کی ممانعت کے لئے قانون وضع کرانا جہاں اسلام کی صداقت اور اس کے احکام و تعلیمات کی معقولیت پر دال ہے۔ وہاں اب اس حکم کی تنسیخ بھی فضیلت اسلام کو دنیا پر آشکارا کرتی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ اور تاثیر کو الم نشرح کر رہی ہے۔ ذرا غور تو کرو امریکہ وہ امریکہ جو علوم و فنون کی دنیا کا اس وقت رہبر سمجھا جاتا ہے۔ جہاں ہر قسم کی علمی تحقیقاتیں اور موشگافیاں دنیا کو محو حیرت بنا رہی ہیں۔ اور جو کسی چیز کی اچھائی اور برائی پر آگاہی حاصل کرنے کی دیگر ممالک سے بدرجہ اولے اہلیت رکھتا ہے اس کے مدبرین۔ اور ارباب حل و عقد ایک قانون وضع کرتے ہیں۔ اور ملک کی وہ جنگی قوت جس کے مقابلہ میں آج دنیا کی کوئی طاقت اور حکومت دم مارنے کی جرأت نہیں رکھتی۔ ان کی پشت پر ہے۔ پھر حکومت کے خزانے۔ اور وہ خزانے جو دنیا کے تمام ممالک سے زیادہ بھرپور ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اس قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ان سے بخوبی کام لیا جاتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ پولیس مین اور بہادر سے بہادر فوجی سپاہی اور افسر اس قانون کے نفاذ کے لئے مصروف عمل ہیں۔ لیکن یہ تمام ساز و سامان۔ ساری طاقت و قوت۔ شوکت و حشمت مال و دولت اور افواج و اسلحہ جنگ ایک معمولی سے قانون کے نفاذ سے عاجز آ جاتے ہیں۔ نہ صرف ملک سے شراب کو نہیں نکال سکتے۔ بلکہ یہ کوشش الٹ نتائج پیدا کرتی۔ اور ملک کے اندر مزید خرابیوں کا موجب بن جاتی ہے

ایک اور نظارہ

لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور نظارہ ہے۔ عرب جیسی جاہل اور وحشی۔ اجڈ اور اپنے نفع و نقصان سے قطعاً ناواقف قوم جس کی گھٹی میں شراب پڑی ہوئی ہے۔ اور جس کی شراب نوشی کے مقابلہ میں اہل امریکہ کی شراب نوشی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اس میں ایک انسان ایک بے سر و سامان انسان اور بے یار و مددگار انسان اعلان کرتا ہے۔ کہ آج سے شراب حرام ہوگئی۔ اس اعلان کو ملکی آئین میں داخل کرنے کے لئے اہل ملک کے نمائندوں کی تائید حاصل نہیں کی جاتی۔ پھر اس کی تعمیل کرانے کے لئے کوئی پولیس۔ کوئی فوج۔ کوئی دبدبہ اور رعب۔ کوئی مال و دولت موجود نہیں۔ کوئی علمی موشگافیاں اور سائنٹیفک دلائل پیش نہیں کئے جاتے۔ اس کے حق میں پراپیگنڈا کرنے کے لئے اخبارات اور رسائل موجود نہیں لیکن اس اعلان کے ساتھ ہی تمام سننے والوں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ جس کے کان میں اس اعلان کی آواز پہونچتی ہے۔ وہ اس کی تصدیق کا بھی انتظار کرنا پسند نہیں کرتا۔ اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ لوگ شراب کے ذخیرے۔ اس شراب کے ذخیرے جو ان کی مرغوب ترین چیز تھی۔ بلا تامل لنڈھا دیتے ہیں۔ اور نہایت نفرت و حقارت کے ساتھ اسے نالیوں میں بہا دیتے ہیں۔ حتی کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بارش کے پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ شراب کے برتن توڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ شراب کے اس قدر عادی لوگ کبھی بھولے سے بھی اس کے نزدیک نہیں جاتے۔ اور اس کے استعمال کو اس طرح ترک کر دیتے ہیں۔ کہ گویا انہیں کبھی اس سے سروکار ہی نہ تھا۔ اور وہ اس کے استعمال تک سے واقف نہ تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان

ہم اہل انصاف کے سامنے یہ دونوں نظارے پیش کرکے دریافت کرتے ہیں۔ کہ وہ اندازہ لگائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کیسی زبردست تھی۔ آپ کی زبان میں کس قدر تاثیر تھی کس قدر اثر تھا۔ کیسی زبردست مقناطیسی طاقت تھی۔ کہ وہ کام جسے امریکہ جیسی زبردست حکومت۔ افواج۔ پولیس۔ شوکت و ہیبت۔ رعب و دبدبہ۔ مال و دولت۔ اور وسیع انتظامات کے باوجود کئی سالوں میں نہ کر سکی۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی نہ کر سکی۔ اور پھر ان لوگوں میں نہ کر سکی۔ جو عربوں سے بہت زیادہ ترقی یافتہ۔ مہذب و متمدن علوم سے آگاہ۔ اور شراب کے مضرات سے واقف ہیں۔ اسے ایک فرد واحد نے تن تنہا چشم زدن میں سرانجام دے دیا۔

انبیاء کی ضرورت

لوگوں کے اخلاق کی اصلاح اور ان کی صحیح تربیت کے لئے انبیاء کی بعثت اشد ضروری ہے۔ اور مامورین الہٰی کے سوا دوسرے لوگ خواہ کس قدر بھی کوشش کریں۔ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وجہ یہ کہ دلوں میں تغیر پیدا کرنا صرف خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اور یہ تغیر اسی وقت پیدا کیا جاتا ہے جب خدا تعالےٰ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا فرستادہ اس کے منشاء اور اس کے احکام کے ماتحت اصلاح خلق کا فرض ادا کر رہا ہے خدا تعالےٰ نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے یہ حکم نازل کیا۔ کہ یٰایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون تو ساتھ ہی مسلمانوں کے قلوب میں اس کی قبولیت کا مادہ بھی پیدا کر دیا۔ اور انہوں نے اس بارے میں تسلیم کا ایسا شاندار نظارہ دکھایا۔ جس کی مثال پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔ حکومت امریکہ قانون تو پاس کر سکتی تھی۔ اور اس نے پاس کر دیا۔ لیکن باوجود بہت بڑی طاقت اور قوت رکھنے کے اس کے لئے ناممکن تھا۔ کہ لوگوں کے قلوب کو اس قانون کی تعمیل کے لئے تیار کر سکتی یہی وجہ ہوئی۔ کہ وہ ناکام رہی۔ اور اسے اپنے نافذ کردہ قانون کو خود منسوخ کرنا پڑا۔ اس لئے نہیں۔ کہ اس قانون کی ضرورت نہ رہی۔ نہ اس لئے کہ شراب نوشی کے نقصان فوائد سے مبدل ہو گئے۔ اس لئے بھی نہیں۔ کہ شراب کے بغیر اہل امریکہ کے لئے زندہ رہنا محال ہو گیا۔ بلکہ اس لئے کہ لوگوں نے اپنی نفسانی خواہشات پر کسی قسم کی پابندی گوارا نہ کی۔

پس دلوں میں پاکیزہ تغیر پیدا کرنا کوئی معمولی بات نہیں اور یہ تغیر خدا تعالےٰ کے مامورین کے ذریعہ ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ امریکہ نے ممانعت شراب میں ناکام رہ کر دنیا پر واضح کر دیا ہے۔ کہ دنیا کی اصلاح مامورین کے ذریعہ ہی ہو سکتی ہے۔ یہ کام نہ کوئی بڑی سے بڑی حکومت کر سکتی ہے نہ اس میں لاتعداد افواج۔ اور مال و دولت کام آ سکتی ہے

جدید گورنر پنجاب اور مسلمان

جدید گورنر پنجاب ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ولیم ایمرسن کی خدمت میں انجمن اسلامیہ پنجاب اور انجمن حمایت اسلام کی طرف سے جو سپاسنامے پیش کئے گئے۔ اور جن میں مسلمانوں کے قومی حقوق اور بعض دیگر امور کا ذکر کیا۔ ان کے جواب میں ہز ایکسی لنسی نے جہاں یہ کہا۔ کہ حکومت ان تمام درخواستوں پر پوری طرح غور کرے گی۔ وہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ

"مجھے اس امر کی خوشی ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کرتے رہے ہیں۔ اور مجھے اب بھی امید ہے۔ کہ وہ آئندہ آئین کو کامیاب بنائیں گے"

گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کے تعاون اور ان کی خدمات کا اعتراف پہلی بار نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس سے قبل وزیر ہند اور وزیر اعظم تک کر چکے ہیں لیکن سوال یہ ہے۔ کہ یہ لفظی اعتراف مسلمانوں کو کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ حکومت عملی اعتراف کی طرف متوجہ ہو۔ اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق اور مفادوں کے متعلق انہیں مطمئن بنائے۔ ہز ایکسی لنسی سر ہربرٹ ولیم ایمرسن سے جن کے تدبر اور دانشمندی کا بہت شہرہ ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ پنجاب میں سب سے زیادہ آبادی رکھنے والے۔ اور حکومت کی اہم خدمات بجا لانے والے۔ مگر اپنی حریف اقوام سے پسماندہ مسلمانوں کو موقعہ دیں گے۔ کہ وہ سرکاری محکموں وغیرہ میں اپنے غصب شدہ حقوق حاصل کر سکیں۔ ایسا کرنے میں مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف انصاف کیا جائے گا۔ بلکہ حکومت ایک تعاون کرنے والی قوم کو بے کسی کی حالت سے نکال کر اپنے لئے زیادہ بہتری کا سامان مہیا کر سکے گی۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

خانہ کعبہ کا حج ہرگز منسوخ نہیں

ظل اپنے اصل سے افضل نہیں ہوتا

(۳)

ایک دیانتدار انسان جسے خدا کا ڈر ہو۔ کبھی یہ جرأت نہیں کرسکتا۔ کہ مخالف کے کلام کے سیاق وسباق نظر انداز کرتے ہوئے اس سے ایسے معنے اخذ کرے۔ جو منشائے متکلم کے خلاف ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف علماء نے یہ روش اختیار کر رکھی تھی۔ کہ آپ کے کلام کو آگے پیچھے سے کاٹ کر اس کا کچھ کا کچھ مفہوم پیش کر دیا کرتے تھے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ یہی روش اب غیر مبائعین نے اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک قسم کے ظلی حج کو اصلی حج سے افضل ثابت کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے رسالہ القول الفصل کی ایک عبارت سے سہارا لیتے ہیں۔ اور اس عبارت کے پہلے حصہ کو کاٹ کر اور منشائے متکلم کے خلاف معنی لیتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ جو عبارت ڈاکٹر صاحب نے پیش کی۔ وہ یہ ہے:۔

"اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ بتائیں۔ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آنحضرت صلعم کا ظلی نبی ہونا تھا۔"

اس تحریر کو پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ جب ظلی کا لفظ کسی کمی یا نقصان کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ بعض صورت میں فضیلت کو ظاہر کرتا ہے۔ تو پھر جبکہ خلیفہ صاحب خطبہ میں اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ مکہ کے حج سے اب وہ اصل مقصد پورا نہیں ہوتا۔ جس کے لئے یہ رکن اسلام وضع کیا گیا۔ اس لئے قادیان میں خدا نے ایک ظلی حج مقرر فرمایا ہے۔ تو کیا یہ نتیجہ نکالنا غلط ہوگا۔ کہ قادیان کا ظلی حج جو مقصد حج کو پورا کرتا ہے۔ افضل ہے۔

اسی تحریر سے ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی نتیجہ نکالا ہے "ممکن ہے یہاں کسی کو دھوکا لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظلی نبی کہا ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ آخر آنحضرت صلعم بھی تو نبی تھے۔ خدا تو نہ تھے۔ تو نتیجہ یہی نکلا۔ ظلی نبی اصلی نبی سے بھی بڑھ سکتا ہے"۔

گویا القول الفصل کی اس تحریر کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب کے خیال میں ایک قسم کے ظلی حج کو اصلی حج سے افضل ماننا پڑتا ہے۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی افضل تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

جواب

ڈاکٹر صاحب نے اس حوالہ کی چونکہ پوری عبارت پیش نہیں کی۔ اس لئے میں اس کی تشریح سے پہلے ناظرین کرام کے سامنے تمام عبارت پیش کر دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم حضرت مسیح موعود کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کیا محدث اور مجدد ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے۔ لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تھے۔ لیکن جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوےٰ پوچھے۔ تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ آپ کا دعوےٰ تو صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا۔ نہیں ایسے موقعہ پر ہم کہیں گے۔ کہ آپ کا دعوےٰ نبی ہونے کا تھا۔ بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو۔ تو ہم مجبور ہوں گے۔ کہ بتائیں۔ کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بڑھ کر آنحضرت صلعم کا ظلی نبی ہونے کا تھا (القول الفصل صہ ۲۵)

اس عبارت کو پڑھنے والا ہرگز اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نزدیک حضرت مسیح موعود آنحضرت صلعم سے افضل ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو درجہ اس تحریر میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ نبی بلکہ خاتم النبیین ہے۔ بلکہ کا لفظ اس جگہ درجہ نبوت کی نفی کے لئے نہیں۔ بلکہ اس پر ترقی ظاہر کر رہا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی سے بڑھ کر خاتم النبیین ہیں۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کو نبی بلکہ اس سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظلی نبی بیان فرمایا گیا ہے۔ پس اس حوالہ سے اگر کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی سے بڑھ کر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظلی نبی کہلا سکتے ہیں۔ نہ یہ نہیں۔ کہ خاتم النبیین سے بڑے ہیں۔ خاتم النبیین کا ظل ہونا تو اس بات پر دلیل ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں آپ کی حیثیت غلام کی ہے۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے جس کا وہ ظل ہے کبھی بڑا نہیں ہوسکتا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے اپنی دیانتداری کا ثبوت دیتے ہوئے عبارت کا پہلا حصہ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو درجے نبی اور خاتم النبیین بیان ہوئے تھے۔ عمداً حذف کر دیا۔

مزید تشریح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریر پر ایک حاشیہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب کی پردہ دری کے لئے کافی ہے وھو ھذا

"کاش مسیح موعود کی نبوت پر اعتراض کرنے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شوکت پر غور کرتے۔ تو انہیں یہ ٹھوکر نہ لگتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو خدا تعالےٰ نے وہ رتبہ دیا ہے۔ کہ آپ کی غلامی اور اتباع سے بارگاہ الٰہی میں مقرب ہونے والا انسان اگر یہ دعوےٰ بھی کرے کہ میں آپ کی اتباع سے اس درجہ تک پہنچ گیا ہوں کہ پہلے سب نبیوں سے افضل ہوگیا ہوں۔ تب بھی جائے تعجب نہیں۔ پھر اس بات کا کہ ایک شخص آپ کی اتباع سے نبی ہوگیا۔ اور باوجود نبی ہونے کے آپ کی غلامی سے آزاد نہ ہوا۔ بلکہ جسقدر اس کا درجہ بڑھا۔ اسی قدر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں فنا ہوگیا۔ بعید از امکان ہونے کی کیا وجہ ہے" (القول الفصل حاشیہ صہ ۲۵)

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ خواہ کتنا بڑا سمجھا جائے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے آزاد نہیں۔ پھر اس صاف تحریر کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب کا القول الفصل سے ایک ادھوری تحریر پیش کر کے ہمارے عقائد کے خلاف نتیجہ نکالنا کہاں کی دیانت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس قسم کے بہت سے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے ڈاکٹر صاحب کی دھوکہ دہی ثابت ہوتی ہے۔ مگر فی الحال

اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ظلی حج اصلی حج سے افضل نہیں

یہ ثابت کر دینے کے بعد کہ ظلی نبی خاتم النبیین سے کسی صورت میں بڑا نہیں ہو سکتا۔ اب ڈاکٹر صاحب کا دوسرا نتیجہ خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔ کہ ظلی حج اصلی حج سے افضل ہوگا۔ کیونکہ جب یہ امر ثابت ہو گیا۔ کہ ظلی نبی اپنے اس اصل کا جس کا وہ ظل ہے۔ غلام ہے۔ تو صاف نتیجہ نکلے گا کہ ظلی حج کا خواہ کتنا ہی بڑا مرتبہ کیوں نہ تسلیم کیا جائے۔ وہ کبھی اصلی حج کے برابر یا اس سے افضل نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر صاحب کا صغریٰ کبریٰ

ڈاکٹر صاحب کا صغریٰ یہ ہے۔ کہ ظلی کا لفظ کسی کمی اور نقصان کو ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ فضیلت کو ظاہر کرتا ہے کبریٰ آپ کا یہ ہے۔ کہ قادیان کا سالانہ جلسہ ظلی حج ہے جس سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ظلی حج اصلی سے افضل ہوگا۔

ہمیں ڈاکٹر صاحب کے صغریٰ کی صحت میں کلام ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ظلی کا لفظ ہمیشہ اس اصل کے مقابلہ میں جس کا وہ ظل ہے۔ فضیلت چھوڑ برابری کو بھی ظاہر نہیں کرتا جیسا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریروں سے دکھا چکا ہوں۔ کہ آپ کے نزدیک مسیح موعود کے ظلی نبی ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ کا یہ درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جن کے آپ ظل ہیں۔ سب نبیوں سے افضل ثابت کرتا ہے۔ اور مسیح موعود کو آپ کا غلام ثابت کرتا ہے۔ جب یہ امر واضح ہو چکا۔ کہ ظل اس اصل کے برابر نہیں ہو سکتا تو ڈاکٹر صاحب کا صغریٰ خود باطل ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب کا کبریٰ یہ ہے۔ کہ قادیان کا جلسہ سالانہ ظلی حج ہے۔ یہ کبریٰ بھی اصلاح طلب ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک قسم کا ظلی حج فرمایا تھا۔ نہ کہ مطلق ظلی حج۔ جیسا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے لیکچر میں فرمایا اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریروں کو مدنظر رکھتے ہوئے صغریٰ کبریٰ یہ بنا۔ صغریٰ۔ ظل کبھی اپنے اصل سے جس کا وہ ظل ہے۔ افضل نہیں ہوتا۔

کبریٰ:۔ قادیان کا جلسہ سالانہ ایک قسم کا ظلی حج ہے۔

نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک قسم کا ظلی حج ہرگز اصل حج سے افضل نہیں۔

خاکسار:۔ قاضی محمد نذیر مولوی فاضل

سلسلہ احمدیہ

کے متعلق

غیر احمدیوں کے سوالات اور ان کے جواب

سوال نمبر ۱۰

دسواں سوال یہ کیا گیا ہے۔ کہ

"قرآن مجید میں ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل فرعون اور ساحر آئے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ لا تفتروا علی اللہ کذبا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ اجئتنا لتخرجنا من ارضنا بسحرک یا موسیٰ یعنے کیا۔ تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے۔ کہ ہمیں ہمارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکالدے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ موسیٰ کے اعجاز کو انہوں نے جادو کہا۔ اس جادو کہنے کے سبب اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ لا تفتروا علی اللہ کذبا اب اسی طرح آنحضرت صلعم کے اعجاز کو مشرکین سحر کہتے تھے۔ جیسا کہ فرمایا فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین جس طرح حضرت موسےٰ کے بینات کو سحر کہنے پر افتراء علی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی احمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات کو سحر کہنے والوں کے قول کو افتراء علی اللہ کہا گیا۔ اور یہ واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مثیل موسےٰ ہونے کی دلیل ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے حضرت مسیح موعود کو کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے"۔

جواب

فرعون اور فرعونیوں کا حضرت موسیٰؑ کے بینات کو سحر کہنا تکذیب تھی۔ نہ کہ افتراء جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی کی بنا پر پہلے کہہ دیا تھا۔ کہ انا قد اوحی الینا ان العذاب علیٰ من کذب وتولی کہ جو میری رسالت اور بینات کی تکذیب کرے گا۔ اور منہ پھیر لیگا۔ اس پر عذاب نازل ہوگا جیسا کہ علاوہ اور عذابوں اور جلالی اور قہری نشانوں کے آخری قہری نشان غرق ہونے کیساتھ ہلاکت کا تھا۔ اور اس کے بعد بھی فرمایا۔ ولقد اریناہ ایاتنا کلھا فکذب وابی یعنے فرعون کو سب قسم کے نشان دکھائے گئے۔ لیکن اس نے تکذیب کی۔ اور قبول حق سے انکار کیا۔ پس حضرت موسیٰ کے آیات بینات کو سحر کہنا تکذیب تھی۔ نہ کہ افتراء۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا۔ کہ لا تفتروا علی اللہ کذبا خدا پر جھوٹ بول کر افتراء مت کرو۔ یہ قول اجئتنا لتخرجنا من ارضنا بسحرک یموسیٰ کے کہنے کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس قول کا باعث فلنأتینک بسحر مثلہ کا فقرہ تھا۔ کہ تیرے سحر کے مقابل ہم بھی ویسا ہی سحر پیش کریں گے۔ اب حضرت موسیٰ کے آیات کو سحر قرار دینا تو تکذیب تھی۔ اور ان آیات کی مثل پیش کرنے کا دعوے کرنا۔ یہ مفتریانہ دعوے تھا۔ جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ لا تفتروا علی اللہ کذبا۔ یعنے یہ کہنا۔ کہ موسےٰ کے پاس جیسے ہی نشان ہے کہ ہم حاضر ہوں گے۔ جیسے نشان وہ لے کر ہمارے پاس حاضر ہوا۔ یہ مفتریانہ دعوٰے ہے۔ جو خدا پر افتراء کرنا۔ اور جھوٹ باندھنا ہے۔ سورۃ انعام میں مفتریانہ ظلم کی انواع میں ومن قال سأنزل مثل ما انزل اللہ کو بھی شامل کیا ہے۔ یعنے ایسے شخص کو بھی جو یہ کہے۔ کہ میں خدا کی وحی اور خدا کے نشانوں کی مثل بنا کر پیش کر سکتا ہوں۔ اور سچے اور جھوٹے مدعی کے لئے جو معیار قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون کے الفاظ پیش کئے ہیں۔ یعنی یہ کہ بہت بڑے ظالم وہی شخص ہیں یا خدا پر افتراء کرنے والا یا سچے مدعی کے پیشکردہ نشانوں کی تکذیب کرنے والا۔ اور ظالموں کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ علامت بطور شناخت کے ظاہر ہوگی۔ کہ ظالم کامیاب نہ ہو سکیں گے

جبکہ مولوی عمر الدین صاحب کی پیشکردہ دلیل ہی بناء فاسد علی الفاسد کی صورت میں پائی گئی۔ تو ان کے اس غلط استدلال سے جس نتیجہ کے وہ متمنی تھے۔ وہ بھی غلط ثابت ہو گیا

لیکن ان کا یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کے بینات کو چونکہ سحر کہا گیا اور احمد رسولؐ کے بینات کو بھی سحر کہا گیا اور یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مثیل موسےٰ ہونے

کی دلیل ٹھہرتی ہے۔ لہٰذا اس دلیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی احمد رسول ثابت ہوتے اور بشارت مسیح کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ مولوی عمر الدین کا یہ استدلال کئی طرح سے غلط ہے۔ اول اس لئے کہ حضرت موسیٰ اور آنحضرت کے سوا دوسرے نبیوں کی نسبت بھی ساحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سورۃ الذاریات میں ہے۔ کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون۔ اتواصوا بہ بل ھم قوم طاغون یعنے جسطرح تجھے ساحر اور مجنون کہتے ہیں۔ اسی طرح پہلے لوگوں کے پاس بھی کوئی ایسا رسول نہیں آیا جسے انہوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو۔

اب جبکہ پہلے بھی سب رسولوں کو ساحر کہا گیا۔ اور ان کے نشانوں کو سحر قرار دیتے ہوئے انہیں ساحر کہا گیا۔ تو وہ خصوصیت جو مولوی صاحب نے مثیل موسےٰ ہونے کیلئے پیش کی تھی نہ رہی

دوسرے یہ کہ یدعی الی الاسلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احمد رسول اس وقت ظاہر ہوگا۔ جبکہ اسلام دنیا میں موجود ہوگا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت آپ کے ظہور سے پہلے اسلام دنیا میں موجود نہ تھا۔ پس آپ بشارت احمد رسول کے مصداق نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ مسیح موعود علیہ السلام ثابت ہوتے ہیں۔

تیسرے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم سے ثابت ہوتا ہے، کہ احمد رسول کیوقت اسلام پر سیفی قتال سے حملے نہیں کئے جائیں گے جیسا کہ آنحضرت صلعم کے وقت ہوئے۔ بلکہ تقریروں کے ذریعہ ہوں گے۔ جیسا کہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ہورہے ہیں۔ پس احمد رسول مسیح موعود علیہ السلام ہی ثابت ہوتے ہیں۔

چوتھے آیت واللہ متم نورہ سے ظاہر ہے۔ کہ نور اور اتمام نور کا تعلق محمدیت سے نہیں۔ کیونکہ مرتبہ محمدیت سورج کی طرح کمی بیشی کے لحاظ سے اتمام کا محتاج نہیں۔ دوسرے سورج کی روشنی کو نور نہیں۔ بلکہ ضیاء کہا جاتا ہے۔ اور چاند جسے کمی بیشی سے تعلق ہے۔ اسکی نسبت نور کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جعل الشمس ضیاء والقمر نورا سے اس کی تصدیق ظاہر ہے۔ پس اتمام نور کا تعلق احمدیت سے ہے نہ محمدیت سے اور احمد رسول تابع شریعت محمدیہ ہے۔ نہ شارع نبی۔

پانچویں آیت لیظھرہ علی الدین کلہ کے رو سے تکمیل اشاعت ہدایت کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعث اول میں نہیں مل سکا۔ اور مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ تکمیل اشاعت مسیح موعود کے وقت ظہور میں آئے گی۔ پس جو مسیح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہونے والا ہے۔ وہی احمد رسول کی پیشگوئی کا مصداق ہے

چھٹے آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم کے رو سے لوگ دجالی فتنوں کی وجہ سے دنیا کی تجارتوں میں سخت منہمک ہوں گے۔ اور دجال کے معنے بہت بڑے تجارتی گروہ کے ہیں۔ جو دین پر دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ جس کے مقابل احمد رسول دین کو دنیا پر مقدم کرنیکے لئے مبعوث کیا جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ دجالی فتنہ کے لئے مسیح موعود کی بعثت مقدر ہے۔ نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ پس جو دجال کے فتنہ کے لئے مبعوث ہونے والا ہے۔ وہی احمد رسول ہے۔ نہ کوئی اور

ساتویں آیت۔ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسےٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ کے رو سے ظاہر ہے۔ کہ جسطرح خدا تعالےٰ نے سورہ صف کے ابتدا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مثیل موسےٰ ہیں۔ ان کا اور حضرت موسیٰ کا ذکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور حضرت موسیٰ کے صحابہ کا ذکر بیان فرمایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی نسبت بیان فرمایا۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص۔ یعنے خدا نے انہیں اپنا محبوب بنالیا۔ اس لئے کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے صف بستہ ہو کر ایسی استقامت اور استقلال اور مضبوطی کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ ایک مضبوط دیوار ہیں۔ جسے سیسہ پلایا گیا۔ اور حضرت موسےٰ کے صحابہ کی نسبت بیان فرمایا۔ کہ اذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم لم تؤذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفاسقین یعنے حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہا۔ اے میری قوم کے لوگو تم مجھے یہ جانتے ہوئے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ کیوں دکھ دیتے ہو۔ پس جب انہوں نے موسیٰ کے حکم کے خلاف کجی اختیار کی۔ تو خدا نے سزا کے طور پر ان کے دلوں میں کجی پیدا کردی جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ لوگ فاسق ہونے سے خدا کی ہدایت سے محروم ہوگئے۔

اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے صحابہ کا ذکر کرنے کے بعد خدا تعالےٰ نے مسیح کا ذکر کیا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا۔ میں تورات کی تصدیق کے لئے آیا ہوں۔ اور احمد رسول جو میرے بعد آئے گا۔ اس کی بشارت دینے کیلئے یعنے اسرائیلی قوم سے میرے بعد احمد رسول ہی آنے والا ہے۔ جس کے آنے کی بشارت بنی اسرائیل کو اس لئے دیتا ہوں۔ کہ وہ نسلی اور خونی رشتہ کے لحاظ سے اسرائیلی ہوگا۔ اب مسیح کے ذکر کے بعد سورت کے آخر میں خدا تعالےٰ کا مومنوں کو مخاطب کرکے یہ فرمانا۔ کہ تم خدا کے انصار اسی طرح بن جاؤ۔ جسطرح مسیح نے حواریوں سے انصار اللہ ہونے کے لئے کہا تھا۔ اس سے بالصراحت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمد رسول وہ رسول ہے۔ جسکی جماعت کے لوگ مسیح کے حواریوں کی طرح خدا کے انصار بنیں گے۔ اب وہ لوگ جو مسیح کے حواریوں کے مثیل ہونے والے ہیں۔ وہ اسی رسول کی جماعت کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو مثیل مسیح ہوگا۔ نہ کہ مثیل موسیٰ اور یہ مسلم ہے۔ کہ مثیل مسیح حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ اور آپ کے احمد رسول ہونے کی وجہ سے ہی آپ کی جماعت بھی احمدی کہلاتی ہے۔ کہ آپ احمد رسول کے ماننے والے ہیں۔ اب ان قرائن کے ہوتے ہوئے بھی مولوی عمر الدین۔ غیر مبایعین اور غیر احمدی یہ نہ سمجھیں۔ کہ احمد رسول اور بشارت مسیح کا موعود اور مصداق حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اور فی الواقع وہی ہیں۔ تو اس کے بعد وما علینا الا البلاغ المبین کے سوا ہم کیا کہہ سکتے ہیں

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار:۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

ذکر و فکر

کثرت مال و منال

مال کی کثرت بھی بندہ کے لئے بڑا امتحان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اگر میں رزق کے دروازے بندوں پر کھولدیتا۔ تو وہ مزید سرکش اور باغی ہوجاتے۔ سو اے عزیز اگر تیرے پاس مال بافراط نہیں۔ اور تیرا گزارہ تنگی سے ہوتا ہے۔ تو اسے بھی نعمت سمجھ کیونکہ اگر مال آتا۔ تو شائد سرکشی اور بغاوت تک پہنچاتا۔ اور عاقبت خراب ہوتی۔ لیکن اگر تیرے پاس مال و منال وافر ہے۔ تو بھی یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کثرت کے لئے بھی علاج فرمایا ہے۔ جس سے خواہ تیرے پاس خزانہ قارون بھی ہو۔ تب بھی ضرر اور نقصان نہیں پہنچ سکتا اور وہ چھ باتیں ہیں۔ اگر تو ان پر عامل رہے۔ تو مال بجائے ضرر کے تیرے لئے نہایت مفید ہوجائیگا۔ بلکہ توشۂ آخرت بن جائیگا۔

(۱) اول یہ کہ مال کو ہمیشہ فضل سمجھ کبھی یہ خیال بھی نہ کر۔ کہ وہ تیری کوشش یا علم کا نتیجہ ہے۔ انما اوتیتہ علیٰ علم وہی کہہ سکتا ہے جو مغضوب علیہ ہے۔ کیونکہ مال کو قرآن میں فضل کہا گیا ہے (۲) کبھی کثرت مال پر نازاں نہ ہو۔ کیونکہ پھر تو خدا کا پیارا کبھی نہیں بن سکتا ان اللہ لا یحب الفرحین (۳) دنیا کے مال سے آخرت کو خرید کر۔ اور دین کی راہوں میں اسے لگا۔ زکوٰۃ ادا کر اشاعت اسلام میں دے۔ وصیت کر وغیرہ وغیرہ (۴) اپنی حیثیت کے مطابق بیشک

مولوی ظفر علی وغیرہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت

۷ر اپریل ۱۹۳۳ء سنٹرل جیل میں مولوی ظفر علی مولوی احمد علی۔ مولوی لعل حسین اختر۔ بابو حبیب اللہ۔ احمد یار اور مولوی عبد الحنان کے خلاف دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مسٹر ڈرنی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی کو طلب کیا گیا۔ اور سب سے پہلے انکی شہادت شروع ہوئی۔ انہوں نے کہا

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کا بیان

میں لا ر کالج میں تعلیم پاتا ہوں۔ میں مسجد مبارک میں ۱۰ ۱۲ اور ۱۸ر فروری کے جلسوں میں شریک ہوتا رہا۔ ۲۷ر کو مزنگ میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ اس میں بھی شامل ہوا تھا۔ ان جلسوں میں مولوی ظفر علی صاحب۔ مولوی لال حسین صاحب بابو حبیب اللہ صاحب مولوی محمد بخش صاحب مولوی عبد الحنان صاحب اور مولوی احمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔ پہلے جلسے میں مولوی احمد علی صاحب اور مولوی ظفر علی صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ مولوی احمد علی صاحب کا موضوع "مسلمان نوجوانوں کے لئے طریق عمل" تھا۔ اس مضمون کے آخر میں انہوں نے قادیان کا ذکر کیا۔ ان کا لب ولہجہ شریفانہ تھا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ ذکر کیا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "میں عورت بن گیا اور خدا نے اپنی قوت رجولیت کا اظہار کیا"۔ ایک شخص نے حوالہ طلب کیا۔ لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور یہ ایسی بات تھی جس سے ان کو اتہام لگانا مقصود تھا۔ مولوی ظفر علی صاحب نے بھی تقریر کی جو اس وقت پریذیڈنٹ تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب نے جہاد ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیا ہے۔ اس کے بعد مولوی ظفر علی صاحب نے وہی بات دوہرائی جو مولوی احمد علی صاحب نے کہی تھی۔ میرے نزدیک مولوی ظفر علی کی یہ بات غلط ہے کہ مرزا صاحب نے ہمیشہ کے لئے جہاد حرام کر دیا ہے۔

بارہ تاریخ کو بابو حبیب اللہ صاحب و مولوی ظفر علی صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی ظفر علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانی مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں مگر یاد رکھیں۔ اگر انہوں نے مجھے قتل کیا۔ تو میرے خون کے ہر قطرے کے عوض سات کروڑ مسلمانوں کا خون بہہ جائیگا۔ پھر انہوں نے بیان کیا کہ قادیانیوں کی لاہور میں کوئی طاقت نہیں ہے اور اگر مسلمان چاہیں تو قادیانیوں کو ایک تھپڑ میں ہی سیدھا کر سکتے ہیں۔ میں نے مرزا غلام احمد کو کبھی گدھا نہیں کہا اور نہ مرزا محمود احمد کی بیوی کو کتیا۔ مولوی صاحب کا لب و لہجہ سخت اور اشتعال انگیز تھا۔ اور پبلک اس سے بہت جوش میں آگئی تھی چنانچہ پبلک ان کی تقریر میں بار بار نعرے بلند کرتی تھی۔

عدالت:۔ کس قسم کے نعرے

خادم:۔ اللہ اکبر وغیرہ

اس کے بعد بابو حبیب اللہ صاحب نے تقریر کی انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ جب وہ یہ کہہ رہے تھے تو مولوی ظفر علی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے بابو حبیب اللہ سے مخاطب ہوکر کہا۔ پرسوں کی تقریر کے بعد ایک قادیانی طالب علم نے مجھ سے پوچھا تھا۔ کہ آپ نے جو یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ میں عورت بن گیا...... الخ اس کا حوالہ کیا ہے۔ اور اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ اگر میں دکھا دوں تو قادیانیت سے تائب ہو جائیگا چونکہ آپ ماہر ہیں اس لئے آپ ہی حوالہ بتلائیں۔ بابو حبیب اللہ نے کہا۔ مرزا صاحب کی کسی کتاب میں یہ نہیں لکھا۔ اور اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے عیسٰی علیہ السلام کے شراب پینے کے بیان کو دوبارہ دہرایا اور دعوٰی کیا۔ کہ انجیل میں "وائن" کا لفظ "W" سے لکھا ہوا ہے۔ میں نے یوحنا باب ۲ آیت ۱۔ کی طرف ان کو توجہ دلائی اور کہا۔ اس میں Wine "W" سے لکھا ہوا ہے۔ اس پر بابو صاحب نے کہا وہاں یسوع کے شراب بنانے کا ذکر ہے پینے کا ذکر نہیں۔ اس پر مولوی ظفر علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ آپ کو میں یہاں بولنے کی اجازت نہیں دیتا جب انہوں نے یہ کہا تو پبلک میں بھی اشتعال تھا اس پر میں وہاں سے چلا آیا۔

۱۸ر تاریخ کو مسجد مبارک کے جلسہ میں مولوی ظفر علی مولوی عبد الحنان۔ مولوی لال حسین صاحب اختر۔ بابو حبیب اللہ صاحب نے تقریریں کیں۔ مولوی عبد الحنان صاحب نے تقریر میں کچھ بزرگوں کے حالات بتلائے اور ان کا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں ایک میراثی کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ وہ مرزا صاحب سے زیادہ عقلمند تھا۔ ان کی تقریر میں اور کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی۔ مولوی لال حسین اختر نے کہا کہ قادیانیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ ایک تو دلائل کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے اور جب وہ فیل ہو جاتے ہیں۔ تو دوسری پارٹی جو ڈنڈے باز ہے ہم پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔ انہوں نے ذکر کیا۔ کہ میرا عبد الرحمٰن خادم کے ساتھ دو دفعہ مناظرہ ہوا ہے۔ اور میرے متعلق کہا کہ میں ٹانگیں سر پر رکھ کر بھاگ گیا۔ حالانکہ ان کے ساتھ میرا کبھی مناظرہ نہیں ہوا۔ مولوی محمد بخش مسلم نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں یہ ذکر تھا۔ کہ کسی قادیانی نے احرار کے منادی کرنے والے کو پیٹا ہے اس کے خلاف انہوں نے نفرت کا ریزولیوشن پیش کیا۔ میں نے اس پر کہا۔ کہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے اس شخص کے فعل کی مذمت کرتا ہوں۔ اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آیا ہو۔ کیونکہ یہ ہمارے مذہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس پر بہت سے لوگ مشتعل ہو رہے تھے۔ انہوں نے Hoot کیا اور کہا کہ بیٹھ جاؤ بکواس مت کرو۔ اس پر میں وہاں سے چلا آیا۔

۲۷ تاریخ کو جو مزنگ میں میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میں مولوی عبد الحنان۔ مولوی ظفر علی اور مولوی لال حسین اختر نے تقریریں کیں۔ مولوی عبد الحنان نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے متعلق بیان کیا۔ کہ معلوم نہیں کہ یہ مرزا صاحب کے نطفہ ہیں۔ یا نہیں۔ اس میٹنگ میں لعنت لعنت اور قادیانی مردہ باد کے نعرے لگائے گئے اور اسی میٹنگ میں ایک نوجوان مقرر نے آدھ گھنٹے کے قریب تقریر کی۔ جو کہ اشتعال اور دشنام دہی سے پر تھی۔ اور اس قدر سخت تھی۔ کہ خود مولوی ظفر علی نے بھی اس کو محسوس کیا۔ چونکہ مجمع میں اشتعال تھا اس لئے میٹنگ کو چھوڑ کر چلا آیا

جرح

سوال۔ آپ کو ذاتی طور پر خطرہ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں۔

س:۔ آپ قادیانی ہیں۔ اور مرزا محمود احمد کے مرید ہیں

ج:۔ میں احمدی ہوں۔ اور حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا مرید ہوں۔

س۔ آپ احمدی تو ہیں لیکن ہمیں آپ کی دو پارٹیوں میں کچھ تمیز بھی تو کرنی ہے۔ اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ قادیانی ہیں؟

ج:۔ ہاں اس لحاظ سے میں قادیانی ہوں۔

س:۔ آپ نے قادیانی لٹریچر بھی لکھا ہے۔

ج:۔ ہاں لکھا ہے۔

س:۔ کیا آپ کی مولوی ظفر علی کے ساتھ دشمنی ہے

ج:۔ میری ان کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔

س :- کیا آپ ان کو اچھا سمجھتے ہیں۔

ج :- مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیسے آدمی ہیں۔

س :- کیا ان کو بدباطن سمجھتے ہیں۔

ج :- میں ان کے باطن کو نہیں جانتا۔

س :- میرا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کو باطن کے لحاظ سے کیا سمجھتے ہیں۔

ج :- مجھے کسی شخص کے باطن کا کیا علم ہو سکتا ہے

س :- آپ ان کے عقائد کے لحاظ سے ان کے باطن کو کیا سمجھتے ہیں۔

ج :- اگر بد باطن سے یہ مراد ہے کہ ان کے چال چلن اور کیریکٹر کے متعلق کچھ رائے زنی کروں تو اس لحاظ سے میں ان کو بدباطن نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ مجھے اس کا علم نہیں لیکن اگر بدباطن سے مراد وہ خیالات اور کیفیت اندرونی ہے جس کا اظہار مولوی صاحب اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ کرتے رہتے ہیں اور ہمارے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بہتان اور الزام لگاتے اور انہیں گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ تو میں ان کو بدباطن کہہ سکتا ہوں

س :- کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ کسی ایسے بدباطن کا میٹنگ میں یا اخبار میں ذکر کریں۔

ج :- ہاں

س :- کیا آپ مولوی ظفر علی کو حق دیتے ہیں کہ آپکو بھی بدباطن کہے

ج :- اس سے آپ کا کیا مطلب ہے ؟

س :- میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جس طرح یہ انکو بدباطن کہتے ہیں اسی طرح کیا وہ بھی انہیں بدباطن کہنے کا حق رکھتے ہیں

ج :- میں اس بات کا فیصلہ بالکل نہیں کر سکتا کہ ان کو حق دینا چاہیئے یا نہیں۔ اسی پر کچھ دیر خادم صاحب اور خواجہ نذیر الدین صاحب وکیل ملزمان میں بحث ہوتی رہی۔

س :- آپ نے کبھی انہیں بدباطن کہا !

ج :- مجھے اس وقت یاد نہیں۔

س :- (تبلیغی پاکٹ بک دکھلاتے ہوئے) آپ نے صفحہ ۵۳ پر بدباطن لفظ استعمال کیا ہے۔

ج :- ہاں میں نے انہیں بعضوں میں استعمال کیا ہے جو میں پہلے بتا چکا ہوں

س :- آپ نے مرزا غلام احمد کی تمام تصنیفات پڑھی ہیں [illegible] ہاں تقریباً

س :- آپ نے ساری پڑھی ہیں۔ یا انہیں کچھ [illegible] نہیں پڑھیں

ج :- بعض کتابیں نہیں پڑھیں۔

س :- کیا آپ ان کا نام بتا سکتے ہیں۔

ج :- ہاں۔

س :- کیا ان باتوں کی جو انہیں لکھی ہیں تسلی کر لی تھی۔

ج :- ہاں میں نے تحقیقات کر لی تھی۔

س :- (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کو دکھا کر) کیا آپ نے یہ کتاب پڑھی ہے؟ کیا اس کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے کہ آج سے تلوار کا جہاد بند ہے

ج :- ہاں لکھا ہے لیکن آپ ذرا اس کا اگلا حصہ بھی پڑھ دیں۔

س :- میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت وہاں لکھی ہوئی ہے کہ نہیں ؟

ج :- وہاں آدھی عبارت نہیں بلکہ پوری عبارت لکھی ہوئی ہے آپ ساری پڑھیں۔

عدالت :- آپ ساری عبارت پڑھیں۔

وکیل :- اس کے آگے لکھا ہے "مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد ابھی باقی ہے"

س :- صفحہ ۶ ملاحظہ فرمایئے کیا یہ ٹھیک ہے؟ "غرض اب جب مسیح موعود آگیا تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جہاد سے باز آئے"

ج :- ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم نہیں دیا صرف وقتی حکم کے طور پر ہے کہ جب تک مخالف قومیں مسلمانوں پر تلوار سے حملہ آور نہ ہوں اور دین میں جبر نہ کریں۔ اس وقت تک جہاد حرام ہے اور یہ حکم اس زمانے تک کے لئے ہے کہ حالات موجودہ تبدیل ہو جائیں۔ وہ زمانہ جس کے لئے یہ حکم ہوا تھا اب بھی جاری ہے۔

س :- حوالہ دیجئے۔

ج :- حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں اس کی تشریح فرما دی ہے کہ کن حالات میں جہاد ضروری ہے اور وہاں لکھا ہے کہ چونکہ موجودہ زمانہ میں غیر قوموں کی طرف سے اسلام پر جبر نہیں اور وہ ان کو نماز اور روزہ سے منع نہیں کرتیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق کہ "عیسیٰ مسیح کر دیگا جنگوں کا التوا"، میں حکم دیتا ہوں کہ اب جہاد کا خیال چھوڑ دو وہاں پر لفظ "التوا" اور "اب" موجود ہے۔

س :- مرزا صاحب کے اس حکم دینے سے پہلے جہاد بند تھا یا نہیں

ج :- یہ تو حالات پر موقوف ہے اگر جہاد کے بیان کردہ شرائط اس وقت موجود تھے تو جائز تھا ورنہ نہیں۔ رسالہ انگریزی گورنمنٹ اور جہاد میں گو یہ الفاظ درج نہیں لیکن اس کا مفہوم درج ہے کہ جب ضرورت ہوگی تو حکم جہاد پھر جاری کیا جا سکتا ہے۔ نیز اس میموریل میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے سر ولیم میکورتھ ینگ کو ۵ مارچ ۱۸۹۸ء کو بھیجا گیا۔ جماعت احمدیہ کے پانچ بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جہاد بند کرنے کے حکم کے متعلق Under Present Circum Stances (یعنی موجودہ حالات میں جہاد بند کیا گیا ہے) کے الفاظ موجود ہیں

س :- کیا یہ صحیح ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر جہاد بند ہو گیا یا اس لئے بند ہوا کہ مسلمانوں پر حملے ختم ہو چکے۔

ج :- مسیح موعود کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں آئیگا جب پورے طور پر امن وامان ہوگا۔ اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ مسیح موعود کی آمد پر جہاد بند ہو گیا۔

س :- کیا یہ صحیح ہے کہ جب دوسری قومیں مسلمانوں پر مذہبی حملے نہ کرتی ہوں جہاد نہیں ہو سکتا۔

ج :- ہاں۔

س :- کیا یہ ہو سکتا ہے کہ دوسری قومیں اسلام پر تلوار سے حملہ کریں اور مسیح موعود دنیا میں زندہ موجود نہ ہو

ج :- ہاں

س :- مرزا صاحب کی وفات کے بعد بھی ان کا زمانہ ہے

ج :- ہاں۔

س :- کیا آپ قاضی یار محمد احمدی پلیڈر کو جانتے ہیں

ج :- میں کسی قاضی یار محمد پلیڈر کو نہیں جانتا جو احمدی ہو

س :- کیا آپ قاضی یار محمد کو جانتے ہیں جو مرزا صاحب کا پیرو تھا

ج :- نہیں۔

س :- کیا آپ کسی ایسے قاضی یار محمد کو جانتے ہیں جو مرزا صاحب کی مصاحبت میں رہا ہو۔

ج :- ہاں یہ نور پور کانگڑہ کا رہنے والا تھا اور کچھ عرصہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے پاس قادیان میں رہا مگر حضرت مرزا صاحب نے اسے قادیان سے نکلوا دیا تھا وہ ہماری جماعت کا فرد نہیں تھا

س :- کیا آپ نے اس کا ٹریکٹ ۳۴ پڑھا ہے۔

ج :- ہاں پڑھا ہے۔

س :- کیا اس میں یہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں عورت بن گیا۔

ج :- ہاں لکھا ہے لیکن یہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب نہیں

عدالت :- (وکیل سے انگریزی میں) یہ کتاب مرزا غلام احمد کی تصنیف نہیں ہے اور اس میں جو کچھ لکھا ہے جھوٹ ہو سکتا ہے،

وکیل :- ہم یہ ثابت کر دینا چاہتے ہیں کہ ملزمین نے جو کچھ کہا وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ قاضی یار محمد کی کتاب میں لکھا ہوا ہے

س :- آپ کو کسی نے سوال کرنیکی دعوت دی تھی۔

ج :- نہیں۔ س :- کیا آپ وہاں اعتراض کرنے گئے تھے

ج :- نہیں لیکچر سننے کی غرض سے۔ س :- کیا آپ کو مدعو کیا گیا تھا

ج :- ہاں منادی کی گئی تھی۔ اور اخبارات میں بھی اعلان چھپ گیا تھا کہ تمام لوگ جلسہ میں شامل ہوں

س :- جب آپکو پہلی دفعہ سوال کرنے سے روکدیا گیا تھا تو آپ نے دوسری دفعہ سوال کیوں کیا۔

ج :۔ میں نے ایک ہی دفعہ سوال کیا تھا۔ رد کے جانے کے بعد دوبارہ سوال نہیں کیا۔

س :۔ کیا آپ جلسہ میں مولوی ظفر علی صاحب سے ملے؟

ج :۔ نہیں

س :۔ کیا آپ جلسہ کے اختتام پر مولوی ظفر علی صاحب سے ملے

ج :۔ ہاں جلسہ کے بعد جب وہ باہر نکلے۔ میں ان سے ملا۔ اور ان کے ساتھ ان کے گھر تک گیا۔ رستہ میں میں نے ان سے وہی سوال کیا جو خواب میں عورت بننے کے حوالے کے متعلق تھا۔

س :۔ کیا آپ کو ان ملزمین کے سوا کسی آدمی کا نام یاد ہے۔ جو وہاں جلسہ میں موجود تھا ج :۔ ہاں

س :۔ کچھ آدمیوں کے نام بتایئے

ج :۔ سید محمود احمدؐ ۔ مسعود احمدؐ۔ سعید احمدؐ۔ بشیر احمدؐ۔ اور مسٹر محمد ابراہیمؐ جن میں اول الذکر چار اسلامیہ کالج کے طالب علم ہیں۔ اور پانچواں دیال سنگھ کالج کا

س :۔ کیا آپ نے پولیس میں اس امر کی رپورٹ کی۔ کہ کہیں نقضِ امن کا خطرہ ہے ج :۔ نہیں

مولوی لال حسین کی جرح

س :۔ کیا آپ جماعت احمدیہ کے آنریری مبلغ ہیں۔

ج :۔ ہاں

س :۔ کیا آپ مناظرے بھی کیا کرتے ہیں ج ہاں

س :۔ ہمارا تقریریں کرنے سے کیا مقصد تھا۔

ج :۔ یہ آپ کو معلوم ہوگا

عدالت :۔ یہ سوال بے معنی ہے

س :۔ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں

ج :۔ میں حضرت مرزا صاحب کو بالواسطہ غیر تشریعی نبی مانتا ہوں

س ۔ جو شخص مرزا صاحب کو نہ مانے کیا اس کو مرزا صاحب نے شیطان کہا ہے۔ ج :۔ آپ اصل کتاب دکھایئے

س :۔ کیا چشمہ معرفت کے صفحہ ۷۱ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ جو مجھ کو نہ مانے وہ جہنمی ہے۔

ج :۔ لکھا ہے۔ کہ جو خدا کے نشانوں کا انکار کرے۔ اور بطور افترا پردازی کے اعتراض کرے۔ اور یہ چاہے۔ کہ خدا کا قائم کیا ہوا مذہب دنیا سے نابود ہو جائے۔ وہ شیطان ہے

س :۔ کیا مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں آخری زمانہ میں آیا ہوں۔ ج :۔ ہاں

س :۔ کیا مرزا صاحب نے اپنی کتاب انجام آتھم میں لکھا ہے۔ کہ جو شخص مجھے نہ مانے وہ جہنمی ہے۔

عدالت :۔ یہ سوال بے تعلق ہے۔

لال حسین ۔ ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے۔ لیکن پھر بھی اپنے مخالفوں کو جہنمی کہتے تھے۔

عدالت ۔ ہم نے یہ فیصلہ نہیں کرنا۔ کہ تم میں سے کون جہنمی ہے۔ تم پر تو دفعہ ۱۰۷ عائد کی گئی ہے۔ جو الزامات تم پر لگائے گئے ہیں۔ ان کی تردید کرو

س ۔ کیا مرزا صاحب کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے۔

ج ۔ ہاں

س :۔ کیا کشتی نوح مرزا صاحب کی کتاب ہے؟

ج :۔ ہاں

س ۔ کیا اس میں لکھا ہے۔ کہ مجھ کو استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا ہے

عدالت ۔ یہ سوال بے موقع ہے۔ اور اس کا مقدمہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

ظفر علی عدالت سے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ عدالت کے کمرہ کو مباحثہ گاہ نہ بنایا جائے۔ بلکہ جو ہم پر الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان کی تردید ہونی چاہیئے۔

عدالت :۔ ہاں ہم بھی تو یہی چاہتے ہیں

ظفر علی عدالت سے ۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہم بھی عیسائی ہیں۔ کیونکہ ہم عیسےٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں اور جیسا کہ عیسائیوں کا ایمان ہے۔ ان کو ہم پاک اور مقدس وجود سمجھتے ہیں۔ مگر یہ قادیانی ان کو بدمعاش آدمی کہتے ہیں۔ اور حضرت مریم کو پاکدامن نہیں مانتے۔

عدالت :۔ یہ غیر متعلق ہے۔

س :۔ کیا الفضل آپ کے سلسلہ کا آرگن ہے۔

ج :۔ ہاں

س کیا اس میں احمدیہ کور کے قواعد و ضوابط کے ضمن میں لٹھ بازی کے قواعد کا ذکر ہے

عدالت یہ بے تعلق ہے

س یہ میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ان میں لٹھ بازوں کی ایک جماعت ہے

عدالت اس کا اس مقدمے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اسے آپ دوسرے مقدمے میں پیش کر سکتے ہیں ٭

لال حسین عدالت سے میں اخبار الفضل ۱۲ فروری کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ جس میں قادیانیوں کے امام بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے قادیانیوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ظفر علی وغیرہ مولویوں کے گھروں میں گھس کر تبلیغ کریں۔

عدالت یہ بھی بے تعلق ہے۔ تم اسکو دوسرے مقدمہ میں پیش کر سکتے ہو۔ اس پر عدالت نے ۱۹ تاریخ ماہ حال مقدمہ کی تاریخ رکھی۔ اس کے بعد جب مجسٹریٹ عدالت کو چھوڑنے لگے تو لال حسین اختر نے مولوی ظفر علی صاحب سے کہا میرے رشتہ دار کہتے ہیں۔ کہ ضمانت دیدو۔ آپ اس امر کی اجازت دیں۔ مولوی ظفر علی صاحب نے کہا۔ اگر آپ چاہیں تو دیدیں۔ اس پر لال حسین نے عدالت سے کہا۔ میں اور احمد

خریدارانِ الفضل جنکو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ اپریل سے ۱۵ مئی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرماکر آئندہ کے لئے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا محاسب صدر انجمن احمدیہ ارسال فرمائیں ورنہ ۱۰ مئی کو الفضل کے وی۔ پی ہوں گے۔ اور ۵ زائد آپ کو دینے پڑیں گے۔ مہربانی فرماکر توجہ سے اپنے اپنے نام پڑھ کر ۲۔۳ مئی تک ہمیں رقم یا اطلاع پہنچا دیں (منیجر)

نمبر	نام
۱۶۱	پیر حاجی احمد صاحب
۳۰۳	مولوی کرم داد خان صاحب
۳۲۵	ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب
۴۷۰	چودہری مولا بخش صاحب
۴۸۳	مولوی عبد العزیز صاحب
۶۴۹	مولوی محمد دین صاحب
۸۳۸	چودہری اللہ داد خانصاحب
۹۱۹	بابو رسول بخش صاحب
۱۰۵۳	محمد نذیر خان صاحب
۱۱۲۱	ہدایت اللہ صاحب
۱۴۱۵	مستری شرف الدین صاحب
۱۵۲۹	سید سردار حسین شاہ صاحب
۱۷۱۷	چودہری بشارت علی صاحب
۱۷۹۳	شیخ کریم اللہ صاحب
۱۸۱۷	بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۸	سراج دین صاحب
۱۹۳۱	شیخ محمد حسین صاحب
۲۲۳۱	میر سکندر علی صاحب
۲۳۷۶	محمد عبد الرشید خانصاحب
۲۵۴۶	سید صادق علی صاحب
۲۷۱۴	میاں غلام نبی صاحب
۲۸۶۳	سردار سلطان سرفرد
۲۸۹۹	قاضی عبد الوحید صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۲۹۸۵	چودہری غلام نبی صاحب
۳۴۹۲	نیک عالم خان صاحب
۳۶۲۴	چودہری محمد شریف صاحب
۳۷۲۵	اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰	سراج الدین احمد صاحب
۳۸۹۷	مستری عطاء الرحمن صاحب
۳۹۲۵	محمد حسین صاحب
۳۹۲۸	ایم۔ پی فخر الدین صاحب
۳۹۵۷	محمد عزیز الدین صاحب
۴۱۲۶	محمد عیسیٰ صاحب
۴۱۹۱	قمر الدین صاحب
۴۲۸۴	منشی عطا محمد صاحب
۴۳۹۸	ایم کے عابد شریف صاحب
۴۴۵۳	نذیر احمد صاحب
۴۶۰۵	ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب
۴۷۵۹	بابو عبد السلام صاحب
۴۷۹۱	جمعدار محمد یعقوب خانصاحب
۴۹۲۵	بابو عبد الرحیم صاحب
۵۰۴۶	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب
۵۰۴۹	شریف احمد صاحب
۵۰۸۴	دوست محمد صاحب
۵۳۰۴	چودہری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۳۰	سردار خان صاحب
۵۴۹۷	چودہری عزیز اللہ صاحب
۵۵۰۰	ملک خدا یار صاحب
۵۶۱۲	ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۲۵	بابو محمد عمر صاحب
۵۷۴۳	محمد شریف صاحب
۵۷۶۱	سکرٹری صاحب
۵۸۴۴	ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۸۵۹	شیخ غلام علی صاحب
۵۹۵۶	ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۶۱۶۰	بابو جلال الدین صاحب
۶۲۱۱	عبد القیوم صاحب

۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۰۴ شیخ محمد حسین صاحب
۶۳۲۱ محمد عالم صاحب
۶۳۶۷ جناب الہ دین صاحب
۶۴۲۶ چوہدری غلام محمد صاحب
۶۴۳۶ احمد جان صاحب
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۵۱۲ منشی غلام محمد صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۶۷ بابو احمد اللہ صاحب
۶۸۱۶ عزیز احمد صاحب
۶۸۳۸ چوہدری مہر الدین صاحب
۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۸۸۰ محمد الیاس صاحب
۶۹۱۱ عبدالکریم صاحب
۶۹۱۶ امیر محمد خان صاحب
۶۹۶۲ منشی عبدالحق صاحب
۷۱۲۱ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب
۷۲۴۰ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۵۶ محمد اکبر خان صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۲۰۵ سلطان احمد صاحب
۷۴۳۹ صلاح الدین صاحب خلف نواب الدین صاحب
۷۵۵۸ ملک حسن محمد صاحب
۷۵۴۲ ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۵۹۰ ڈاکٹر قاضی لعل الدین صاحب
۷۶۳۹ اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۶۵۵ سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۷۵۷ محمد شفیع خان صاحب
۷۸۷۹ ایم کریم خان صاحب
۷۸۹۰ مرزا محمد بیگ صاحب
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۱ مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۶۶ میر حمید اللہ صاحب

۷۹۸۰ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۸۰۱۰ دین محمد صاحب
۸۰۴۲ محمد کٹی صاحب
۸۱۴۴ جناب عبدالحق صاحب
۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۰ حکیم دین محمد صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۲۶۲ محمد عبدالحق صاحب
۸۳۳۴ فضل الرحمٰن صاحب
۸۳۷۰ عبدالرزاق صاحب
۸۳۸۷ ایم عطار بیگم صاحبہ
۸۴۰۷ محمد حبیب علی خان صاحب
۸۴۱۷ منشی غلام نبی صاحب
۸۴۲۷ خواجہ حفیظ اللہ صاحب
۸۴۳۹ عبدالعزیز صاحب
۸۴۴۲ مینیجر احمدیہ فرنیچر
۸۴۴۶ لفٹننٹ تقی الدین صاحب
۸۴۶۶ غلام نبی صاحب
۸۴۹۵ مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
۸۶۰۲ عبدالعزیز صاحب
۸۶۰۵ جلال الدین صاحب
۸۶۲۹ کے عبداللہ صاحب
۸۶۶۳ بابو غلام حسین صاحب
۸۷۰۳ شیخ غلام محمد صاحب
۸۷۱۱ منشی غلام حسین صاحب
۸۷۱۳ ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب
۸۷۴۴ جناب محمد صدیق احمد صاحب
۸۷۴۵ جناب ظفر الحق صاحب
۸۷۴۸ امیر عالم صاحب
۸۷۵۰ سردار خان صاحب
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
۸۷۹۰ میاں اللہ دتہ صاحب
۸۸۴۹ چوہدری سراج الدین صاحب
۸۸۵۷ منشی محمد عالم صاحب
۸۸۶۶ مستری غلام رسول صاحب
۸۹۴۶ شیخ کرم الدین صاحب
۸۹۷۹ فتح محمد صاحب

۹۰۲۱ عبدالعزیز صاحب
۹۰۳۵ ای عبدالرحمٰن صاحب
۹۰۳۷ حکیم حشمت علی صاحب
۹۰۴۴ سردار خان صاحب
۹۰۴۹ سید احمد صاحب
۹۰۵۴ سید عبدالجمیل صاحب
۹۰۶۰ ماسٹر خیر الدین صاحب
۹۰۶۹ محمد صادق صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲ ایم اے جلیل صاحب
۹۰۹۷ مولوی عبدالباقی صاحب
۹۱۱۰ محمد لطیف صاحب
۹۱۴۳ رانا فیض محمد صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
۹۱۶۳ سید افضل شاہ صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۱۸۳ شیخ انعام اللہ صاحب
۹۱۸۷ عبدالعزیز صاحب
۹۱۹۲ حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۰۰ سید عباس حسین شاہ صاحب
۹۲۰۲ سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۴۵ ملک فضل کریم صاحب
۹۲۴۹ مستری نور محمد صاحب
۹۲۵۷ شیخ محمد شریف صاحب
۹۲۸۵ شیخ تجمل حسین صاحب
۹۲۹۴ میاں محمد اسمٰعیل صاحب
۹۲۹۸ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۰۲ محمد شفیع صاحب
۹۳۰۳ ماسٹر احسان اللہ خان صاحب
۹۳۰۷ میاں بلند بخش صاحب
۹۳۰۸ خان ملک صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۱۹ شیخ محمد بخش صاحب
۹۳۲۰ بابو محمد امیر صاحب
۹۳۲۲ فضل الدین صاحب
۹۳۲۴ چوہدری محمد بخش صاحب
۹۳۲۵ غلام صمدانی صاحب
۹۳۲۶ بابا پیر بخش صاحب

۹۳۳۴ منشی عبداللہ خان صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی خان صاحب
۹۳۳۸ محمد سعید صاحب
۹۳۴۹ ایم زبیر صاحب
۹۳۵۹ غلام محی الدین صاحب
۹۳۶۶ سردار نظام الدین خان صاحب
۹۳۶۹ نذیر محمد خان صاحب
۹۳۸۱ شیخ محمد سعید صاحب
۹۳۹۱ ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۱۷ حکیم محمد بخش صاحب
۹۴۲۵ منظور احمد صاحب
۹۴۳۲ سکرٹری انجمن احمدیہ
۹۴۴۰ فضل محمود صاحب
۹۴۷۴ منشی عبدالعزیز صاحب
۹۴۹۳ مرزا فضل الٰہی صاحب
۹۴۹۹ محمد عبداللہ صاحب
۹۵۰۹ محمد رمضان صاحب
۹۵۱۵ حافظ ابراہیم صاحب
۹۵۲۲ ماسٹر رحمت اللہ صاحب
۹۵۲۳ ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۵۲۴ میاں عمر حیات خان صاحب
۹۵۲۹ امیر الدین احمد صاحب
۹۵۳۱ ایم فضل کریم صاحب
۹۵۳۲ رشید احمد صاحب
۹۵۳۵ فیروز احمد صاحب
۹۵۳۶ چوہدری علی گوہر خان صاحب
۹۵۳۷ نور محمد صاحب
۹۵۳۸ عبدالواحد صاحب
۹۵۳۹ محمد عبدالعزیز صاحب
۹۵۴۵ شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۴۶ منشی عبدالحفیظ خان صاحب
۹۵۴۸ حاجی اے کے احمدی
۹۵۴۹ رشید احمد خان صاحب
۹۵۵۰ چوہدری غلام قادر صاحب
۹۵۵۳ ماسٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۵۵۴ مرزا رشید احمد صاحب
۹۵۵۵ سردار میر عبدالوہاب صاحب
۹۵۵۶ مولوی عبداللطیف صاحب
۹۵۵۹ ملک تاج حسین صاحب

۹۵۶۱ محمد حنیف صاحب قریشی
۹۵۶۲ جمعدار عبداللہ خان صاحب
۹۵۶۴ احتیاج علی صاحب
۹۵۶۵ محمد یوسف صاحب
۹۵۶۸ عبدالکریم صاحب
۹۵۶۹ محمد حسین صاحب
۹۵۷۸ سید عبدالغنی صاحب
۹۵۸۰ منشی محمد اسد اللہ صاحب
۹۵۸۹ سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۴ مولوی محمد الدین صاحب
۹۶۱۲ فیروز الدین صاحب
۹۶۲۸ منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۱ بابو محمد عبداللہ صاحب
۹۶۳۲ محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۳۴ ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب
۹۶۴۳ منشی نذیر احمد صاحب
۹۶۴۷ عبدالسلام صاحب

۹۶۵۴ محمد لطافت خان صاحب
۹۶۵۷ منشی عبدالغنی صاحب
۹۶۵۹ شیخ کرم الٰہی صاحب
۹۶۶۶ امام الدین صاحب
۹۶۶۶ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۹۶۶۸ قاضی حفیظ اللہ صاحب
۹۶۷۵ مراد بخش صاحب
۹۶۷۷ ڈاکٹر غلام حسین صاحب
۹۶۸۳ شیخ محمد عثمان صاحب
۹۶۸۹ سکرٹری صاحب ابرام
۹۶۹۱ مرزا نصر اللہ خان صاحب
۹۷۰۰ راجہ ولی محمد خان صاحب
۹۷۱۰ بابو محمد حسین صاحب
۹۷۳۰ عبدالکریم صاحب
۹۷۳۳ فتح محمد صاحب
۹۷۴۳ محمد تقی صاحب
۹۷۴۴ عبداللہ صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیشنل لبرل فیڈریشن کا اجلاس ۷ر اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہوا۔ جس میں سول نافرمانی کی مذمت کی قرارداد منظور کی گئی۔ فیڈریشن نے کانگرس سے اپیل کی۔ کہ سول نافرمانی ترک کر دے۔ حکومت کو بھی متشددانہ کارروائی ترک کر کے مصالحت کی حکمت عملی اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

جاپان و چین کی جنگ کے متعلق ۱۸ر اپریل کی ایک خبر مظہر ہے کہ چین کے پندرہ سو مربع میل رقبہ پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور چین کی مشہور بندرگاہ چنگوانگٹو پر بھی ان کا قبضہ ہے۔

لنڈن سے ۱۸ر اپریل کی خبر ہے کہ ڈربی میں برطانی مزدوروں کی سالانہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے انڈی پینڈنٹ لیبر پارٹی کے سکرٹری مسٹر فینر براکوے نے کہا۔ اگر روس کے ساتھ برطانیہ کی جنگ ہوئی۔ تو ہم روس کا ساتھ دیں گے۔

ماسکو میں جن چھ انگریزوں کے خلاف سازش وغیرہ کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ان کے متعلق پچھلے ماہ کے آخیر میں برطانی سفیر مقیم ماسکو اور سوویٹ روس کے وزیر خارجہ کے درمیان گفت و شنید ہوئی تھی۔ اس کے متعلق برطانیہ کے دفتر خارجہ نے ایک بیان شائع کیا تھا جس کے جواب میں سوویٹ گورنمنٹ نے بھی ایک بیان شائع کیا ہے۔ اس میں برطانیہ کے بیان کو غلط قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ بحث و تمحیص کے دوران میں برطانوی سفیر نے اپنی گورنمنٹ کی بعض شرائط پیش کرنے کی کوشش کی تھی۔ جنہیں سننے سے وزیر روس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ برطانیہ کے دل میں جو آئے کرے۔ مقدمہ ضرور چلایا جائیگا۔

گاندھی جی نے ۱۸ر اپریل کو ایک بیان شائع کیا ہے کہ ۳۰ر اپریل کو یوم ہری جن منایا جائے۔ اس دن بھنگیوں کا کام اپنے اپنے گھروں میں لوگ خود کریں۔ ہری جنوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے اور مندر پرویش بل کی تائید میں ریزولیوشن پاس کئے جائیں۔

ریاست نابھہ کے نابالغ حکمران اور اس کی والدہ کو ہلاک کرنے کی ایک سنسنی خیز سازش کا نابھہ پولیس نے انکشاف کیا ہے۔ پولیس نے ایک شخص کو گرفتار کیا جس نے اقبال جرم کر لیا۔ ۱۸ر اپریل کو دہلی پولیس نے ایک جرمن ڈاکٹر اور پانچ دیگر اشخاص کو گرفتار کیا۔ لیکن بعد میں رہا کر دیا۔ تحقیقات جاری ہے۔

حکومت ہند کے ممبر سر متر ۲۲ر اپریل کو بمبئی سے جہاز پر سوار ہو کر انگلینڈ جا رہے ہیں۔ اسی تاریخ کو بمبئی سے بذریعہ تار وہ اپنے عہدہ کا چارج سر بی۔ بی گھوش کو دیں گے۔ جو ۲۸ کی صبح کو شملہ پہونچ جائیں گے۔

انڈو جاپانی معاہدہ کی تنسیخ کے سلسلہ میں معاصر ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں جاپان بھی ہندوستانی روئی پر جوابی محصول عائد کرنے اور ایکسپورٹ ٹیکس لگانے کی تجویز کر رہا ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے ملک کی موجودہ صورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک اخباری نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ پارلیمنٹری کمیٹی کی طرف سے تجویز کیا ہوا آئین کبھی مفید نہیں ہو سکتا مسلمانوں نے برطانوی قدامت پسندوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے ہندوؤں کو چاہئیے۔ کہ مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود ہی خالص قوم پرستی کے جذبہ کے زیر اثر ہندوستان کو متحدہ قوم بنائیں۔

سری نگر میں مسلمانوں کی دو پارٹیوں میں فساد کی وجہ سے فریقین کے علماء کو دو ماہ کے لئے تقریریں کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ فساد کے سلسلہ میں ۱۵ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ جموں کی مساجد میں بھی ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

اسمبلی کی سنٹرل پارٹی کے لیڈر راجہ کرشنم چاری کی رائے ہے۔ کہ نئے آئین میں قدامت پسند ہندوؤں کے حقوق کا تحفظ اشد ضروری ہے جس کے لئے انہیں ولایت جانا چاہئیے۔ لیکن ان کے رستہ میں سمندر یاترا کی ممانعت کا حکم حائل ہے۔ اس لئے آپ نے مذہبی پیشواؤں سے بذریعہ تار استفسار کیا ہے۔ کہ اگر واپسی کے بعد وہ انہیں شدھ کر کے ویدک دھرم میں داخل کر لینے پر آمادہ ہوں۔ تو وہ انگلستان چلے جائیں۔

حکومت بہار و اڑیسہ کے وزیر تعلیم سر فخر الدین نے خرابی صحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے

یورپ میں جین دھرم کی تبلیغ کے لئے مشہور جینی لیڈر مسٹر جمنا داس مہتہ لنڈن جا رہے ہیں۔ آپ تمام ممالک کا دورہ کرینگے اور اہنسا پرمودھرما کے اصول کو رواج دینے کی کوشش کریں گے۔

کانگرس کے مشہور ورکر مسٹر شوراؤ نے اخبار ہندو میں کانگرس کو سول نافرمانی ترک کر دینے کا مشورہ دیا ہے۔

مسٹر حسن امام سابق جج کلکتہ ہائی کورٹ و سابق صدر کانگرس ۱۹ر اپریل کو ۴ بجے صبح پٹنہ میں انتقال کر گئے آپ ہندوستان کے نامور وکلاء کے زمرہ میں تھے۔ اور آپ دوسرے ہندوستانی تھے۔ جنہوں نے جمعیتہ الاقوام میں ہندوستان کی نمائندگی کے فرائض ادا کئے۔

ماسکو کی عدالت میں چھ انگریز ملزمین پر جاسوسی سازش وغیرہ کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا تھا ۱۹ر اپریل اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ تین کو تین روز کے اندر ملک بدر کر دیا گیا۔ ایک کو ۳ سال اور ایک کو ۲ سال قید کی سزا دی گئی۔ اور ایک کو بری کر دیا گیا۔

لنڈن سے ۱۹ر اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ چھ انگریزوں کی سزایابی کی خبر سن کر برطانیہ میں روسی مال کی درآمد کی ممانعت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جس پر ۲۶ر اپریل سے عمل شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں سوویٹ سفیر متعینہ لنڈن نے وزیر خارجہ برطانیہ سے ملاقات کی۔

جاپان نے منچوریا میں بعض روسیوں کو گرفتار اور روسی لائن کے ساتھ چینی ایسٹرن ریلوے کا سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔ نیز روسی مال پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس سلسلہ میں روس نے جاپانی سفیر مقیم ماسکو کو ایک نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان تمام غیر آئینی امور کے متعلق فوری جواب طلب کیا ہے۔

گاندھی جی کے آشرم واقعہ احمد آباد پر پولیس نے ۱۹ر اپریل کو چھاپہ مارا۔ سابرمتی آشرم پر قبضہ کر لیا اور گاندھی جی کے ایک ساتھی کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ جسے نوٹس دیا گیا۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک میں کوئی حصہ نہ لے اور نہ ہی حدود آشرم سے باہر جائے۔

سونے چاندی کا نرخ امرت سر کے بازار صرافہ میں ۱۹ر اپریل کو حسب ذیل تھا۔ سونا ۳۰ روپے ۶ر تولہ چاندی ۵۵ روپے ۱۲ر سو تولہ پونڈ ۱۸ روپے ۴ر

جاپان گورنمنٹ کی طرف سے وزیر خارجہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سلطنت برطانیہ کے مختلف حصوں میں جاپان کے تجارتی مقابلہ کے متعلق بورڈ آف ٹریڈ کے پریذیڈنٹ سے مل کر ایسا سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے جو مختلف منڈیوں میں برطانیہ اور جاپان دونوں کے لئے مفید ہو۔

بمبئی سے ۱۸ر اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک ہندوستان سے جو سونا غیر ممالک کو گیا ہے وہ قیمت میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی